روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 24 دسمبر 2012ء 10 صفر 1434 ہجری 24 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 296

اعمال کی قدردانی کے متعلق دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی نماز کے بعد یا مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ آیات پڑھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اعمال کا وزن کرتے وقت کھلا اور وافر وزن عطا کرے گا۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 295)

تیرا رب جو تمام عزتوں کا مالک ہے ان کی بیان کردہ باتوں سے پاک ہے اور رسولوں پر ہمیشہ سلامتی ہو سب تعریف اللہ کی ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ (الصفت: 181 تا 183)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے۔ پس جب وہ محبت تزکیۂ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفّا آئینہ کا حکم رکھتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب مصفّا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے اس صورت میں نظر کی غلطی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہی آفتاب ہے مگر دراصل وہ آفتاب نہیں ہے۔ بلکہ بباعث نہایت صفائی کے آفتاب کی روشنی اس نے حاصل کی ہے۔ پھر ایک اور بات ہے جو خدا کا کلام ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ایسی فطرت جو بباعث اپنی نہایت صفائی کے آفتاب حقیقی کی روشنی قبول کرتی ہے وہ بھی کئی قسم پر ہے۔ بعض فطرتوں کا دائرہ تنگ ہوتا ہے وہ روشنی تو قبول کرتے ہیں مگر اپنے دائرہ کے قدر کے موافق۔ مثلاً چھوٹا سا شیشہ جو آرسی کا شیشہ کہلاتا ہے اگرچہ اس میں بھی کوئی صورت منعکس ہو سکتی ہے بلکہ تمام نقوش اصل صورت کے اس میں منعکس ہو جاتے ہیں مگر وہ نقوش بہت ہی چھوٹے ہو کر اس میں نمودار ہوتے ہیں اور بڑے شیشہ میں پورے پورے نقوش صورت کے منعکس ہو سکتے ہیں۔ ایسا ہی ایک صافی شیشہ جس قدر روشنی کو آفتاب کے مقابل ہونے کی حالت میں اپنے اندر لیتا ہے دوسرا شیشہ کہ کسی قدر کثافت اپنے اندر رکھتا ہے اس قدر روشنی حاصل نہیں کر سکتا۔

پھر اس جگہ ایک اور امر بیان کرنے کے لائق ہے کہ وہ حقیقت جس کا نام ہم لوگ شفاعت رکھتے ہیں۔ دراصل اس کی فلاسفی بھی یہی ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب ایک تاریکی ایک روشن جوہر کے مقابل پر آتی ہے تو وہ تاریکی روشنی کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ پس اسی طرح جب ایک مصفّا فطرت جو نہایت صافی آئینہ کی طرح ہو جاتی ہے آفتاب حقیقی کے مقابل پر آ کر اس سے روشنی حاصل کر لیتی ہے تو کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ ایک تاریک فطرت اس روشن فطرت کے مقابل پر آ جاتی ہے تو بوجہ اس محاذات کے اس پر بھی روشنی کا عکس پڑ جاتا ہے تب وہ فطرت بھی روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب ایک آئینہ صافی پر آفتاب کی شعاع پڑتی ہے تو وہ آئینہ اپنے مقابل کی در و دیوار کو اس روشنی سے منور کر دیتا ہے یہی شفاعت کی حقیقت ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 417)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 33

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

بادشاہوں کے نام خطوط

مدینہ تشریف لے آنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ آپ اپنی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں جب آپ نے اپنے اِس ارادہ کا صحابہؓ سے ذکر کیا تو بعض صحابہ نے جو بادشاہی درباروں سے واقف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! بادشاہ بغیر مہر کے خط نہیں لیتے۔ اِس پر آپ نے ایک مہر بنوائی جس پر ’’محمد رسول اللہ‘‘ کے الفاظ کھدوائے اور اللہ تعالیٰ کے ادب کے طور پر آپ نے سب سے اوپر ’’اللہ‘‘ کا لفظ لکھوادیا۔ نیچے ’’رسول‘‘ کا اور پھر نیچے ’’محمد‘‘ کا۔

محرم 628ء میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خط لے کر مختلف صحابہ مختلف ممالک کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان میں سے ایک خط قیصر روما کے نام تھا اور ایک خط ایران کے بادشاہ کی طرف تھا۔ ایک خط مصر کے بادشاہ کی طرف تھا جو قیصر کے ماتحت تھا۔ ایک نجاشی کی طرف تھا جو حبشہ کا بادشاہ تھا۔ اِسی طرح بعض اور بادشاہوں کی طرف آپ نے خطوط لکھے۔

قیصر روم ہرقل کے نام خط

قیصر روما کا خط دحیہ کلبیؓ صحابی کے ہاتھ بھیجا گیا اور آپ نے اُسے ہدایت کی تھی کہ پہلے وہ بصرہ کے گورنر کے پاس جائے جو نسلاً عرب تھا اور اس کی معرفت قیصر کو خط پہنچائے۔ جب دحیہ کلبیؓ گورنر بصرہ کے پاس خط لے کر پہنچے تو اتفاقاً اُنہی دنوں قیصر شام کے دورہ پر آیا ہوا تھا۔ چنانچہ گورنر بصرہ نے دحیہؓ کو اس کے پاس بھجوا دیا۔ جب دحیہؓ، گورنر بصرہ کی معرفت قیصر کے پاس پہنچے تو دربار کے افسروں نے اُن سے کہا کہ قیصر کی خدمت میں حاضر ہونے والے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ قیصر کو سجدہ کرے۔ دحیہؓ نے انکار کیا اور کہا کہ ہم مسلمان کسی انسان کو سجدہ نہیں کرتے چنانچہ بغیر سجدہ کرنے کے آپ اُس کے سامنے گئے اور خط پیش کیا۔ بادشاہ نے ترجمان سے خط پڑھوایا اور پھر حکم دیا کہ کوئی عرب کا قافلہ آیا ہو تو اُن لوگوں کو پیش کرو تا کہ میں اس شخص کے حالات اُن سے دریافت کروں۔ اتفاقاً ابوسفیان ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ اُس وقت وہاں آیا ہوا تھا۔ دربار کے افسر ابوسفیان کو بادشاہ کی خدمت میں لے گئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ابوسفیان کو سب سے آگے کھڑا کیا جائے اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے کھڑا کیا جائے اور ہدایت کی کہ اگر ابوسفیان کسی بات میں جھوٹ بولے تو اس کے ساتھی اس کی فوراً تردید کریں۔ پھر اس نے ابوسفیان سے سوال کیا کہ:۔

سوال: یہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور جس کا خط میرے پاس آیا ہے کیا تم اس کو جانتے ہو اس کا خاندان کیسا ہے؟

جواب: ابوسفیان نے کہا۔ وہ اچھے خاندان کا ہے اور میرے رشتہ داروں میں سے ہے۔

سوال: پھر اُس نے پوچھا کیا ایسا دعویٰ عرب میں پہلے بھی کسی شخص نے کیا ہے؟

جواب: تو ابوسفیان نے جواب دیا نہیں۔

سوال: پھر اُس نے پوچھا کیا تم دعویٰ سے پہلے اُس پر جھوٹ کا الزام لگایا کرتے تھے؟

جواب: ابوسفیان نے کہا۔ نہیں۔

سوال: پھر اس نے پوچھا۔ کیا اس کے باپ دادوں میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟

جواب: ابوسفیان نے کہا۔ نہیں۔

سوال: پھر بادشاہ نے پوچھا۔ اس کی عقل اور اس کی رائے کیسی ہوتی ہے؟

جواب: ابوسفیان نے جواب دیا۔ ہم نے اس کی عقل اور رائے میں کبھی کوئی عیب نہیں دیکھا۔

سوال: پھر قیصر نے پوچھا۔ کیا بڑے بڑے جابر اور قوت والے لوگ اس کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں یا غریب اور مسکین لوگ؟

جواب: ابوسفیان نے جواب دیا۔ غریب اور مسکین اور نوجوان لوگ۔

سوال: پھر اس نے پوچھا۔ وہ بڑھتے ہیں یا گھٹتے ہیں؟

جواب: ابوسفیان نے جواب دیا۔ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

سوال: پھر قیصر نے پوچھا۔ کیا اُن میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اُس کے دین کو بُرا سمجھ کے مرتد ہوئے ہیں۔

جواب: ابوسفیان نے کہا۔ نہیں۔

سوال: پھر اس نے پوچھا۔ کیا اس نے کبھی اپنے عہد کو بھی توڑا ہے؟

جواب: ابوسفیان نے جواب دیا۔ آج تک تو نہیں۔ مگر اب ہم نے ایک نیا عہد باندھا ہے دیکھیں اب وہ اس کے متعلق کیا کرتا ہے۔

سوال: پھر اس نے پوچھا۔ کیا تمہارے اور اس کے درمیان کبھی جنگ بھی ہوئی ہے؟

جواب: ابوسفیان نے جواب دیا۔ ہاں۔

سوال: اِس پر بادشاہ نے پوچھا۔ پھر اُن لڑائیوں کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟

جواب: ابوسفیان نے جواب دیا۔ گھاٹ کے ڈولوں والا حال ہے۔ کبھی ہمارے ہاتھ میں ڈول ہوتا ہے کبھی اس کے ہاتھ ڈول ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ بدر کی لڑائی ہوئی اور مَیں اس میں شامل نہیں تھا اس لئے وہ غالب آگیا تھا اور دوسری دفعہ اُحد میں لڑائی ہوئی اُس وقت میں کمانڈر تھا۔ ہم نے ان کے پیٹ کاٹے اور اُن کے کان کاٹے، ان کے ناک کاٹے۔

سوال: پھر قیصر نے پوچھا۔ وہ تمہیں کیا حکم دیتا ہے؟

جواب: ابوسفیان نے کہا وہ کہتا ہے کہ ایک خدا کی پرستش کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ہمارے باپ دادا جن بتوں کی پوجا کرتے تھے وہ ان کی پوجا سے روکتا ہے اور ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم خدا کی عبادتیں کریں اور سچ بولا کریں اور بُرے اور گندے کاموں سے بچا کریں اور ہمیں کہتا ہے کہ مروت اور وفائے عہد سے کام لیا کریں اور امانتوں کو ادا کیا کریں۔

قیصر روم کا نتیجہ کہ آنحضرت ﷺ صادق نبی ہیں

اِس پر قیصر نے کہا۔ سنو میں نے تم سے یہ سوال کیا تھا کہ اس کا نسب کیسا ہے تو تم نے کہا وہ خاندانی لحاظ سے اچھا ہے اور انبیاء ہمیشہ ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس سے پہلے کسی شخص نے ایسا دعویٰ کیا ہے تو تم نے کہا نہیں۔ یہ سوال میں نے اس لئے کیا تھا کہ اگر قریب زمانہ میں اس سے پہلے کسی شخص نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ بھی اُس کی نقل کر رہا ہے۔ اور پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس دعویٰ سے پہلے اس پر جھوٹ کا بھی الزام لگایا گیا ہے اور تم نے کہا نہیں تو میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص انسانوں کے متعلق جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا تعالیٰ کے متعلق بھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے باپ دادوں میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا۔ تو تم نے کہا نہیں۔ تو میں نے سمجھ لیا کہ اس کے دعویٰ کی یہ وجہ نہیں کہ اس بہانہ سے اپنے باپ دادا کا ملک واپس لینا چاہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا جابر اور زبردست لوگ اس کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں یا کمزور اور مسکین طبع لوگ۔ تو تم نے جواب دیا کہ کمزور اور مسکین طبع لوگ۔ تو میں نے سوچا کہ تمام انبیاء کی جماعت میں اکثر مسکین طبع اور غریب ہی داخل ہوا کرتے ہیں نہ کہ جابر اور متکبر لوگ۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ بڑھتے ہیں یا گھٹتے ہیں۔ تو تم نے کہا وہ بڑھتے ہیں اور یہی حالت نبیوں کی جماعت کی ہوا کرتی ہے جب تک وہ کمال کو نہیں پہنچ جاتی اُس وقت تک وہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص اُس کے دین کو ناپسند کر کے مرتد بھی ہوتا ہے تو تم نے کہا نہیں اور ایسا ہی انبیاء کی جماعت کا حال ہوتا ہے کہ کسی اور وجہ سے کوئی شخص نکلے تو نکلے دین کو بُرا سمجھ کر نہیں نکلتا۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تمہارے درمیان کبھی لڑائی بھی ہوئی ہے اور اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ تو تم نے کہا لڑائی ہمارے درمیان گھاٹ کے ڈول کی طرح ہے اور نبیوں کا یہی حال ہے۔ شروع شروع میں اُن کی جماعتوں پر مصیبتیں آتی ہیں لیکن آخری وہی جیتتے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا۔ وہ تمہیں کیا تعلیم دیتا ہے۔ تو تم نے جواب دیا کہ وہ نماز کی اور سچائی کی اور پاکدامنی کی اور وفائے عہد کی اور امانت دار ہونے کی تعلیم دیتا ہے اور اسی طرح میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا وہ دھوکا بازی بھی کرتا ہے؟ تو تم نے کہا نہیں اور یہ طور وطریق تو ہمیشہ نیک لوگوں کے ہی ہوا کرتے ہیں۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ وہ نبوت کے دعویٰ میں سچا ہے اور میرا خود یہ خیال تھا کہ اِس زمانہ میں ’’وہ نبی‘‘ آنے والا ہے، مگر میرا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ عربوں میں پیدا ہونے والا ہے اور جو جواب تو نے مجھے دیئے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان ممالک پر ضرور قابض ہو جائے گا۔ اس کی اِن باتوں پر اس کے درباریوں میں جوش پیدا ہو گیا اور اُنہوں نے کہا آپ مسیحی ہوتے ہوئے ایک غیر قوم کے آدمی کی صداقت کا اقرار کر رہے ہیں اور دربار میں احتجاج کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اِس پر دربار کے افسروں نے جلدی سے ابوسفیان اور اُس کے ساتھیوں کو دربار سے باہر نکال دیا۔

آنحضرت ﷺ کے خط بنام ہرقل کا مضمون

یہ خط جو رسول ﷺ نے قیصر کے نام لکھا تھا اس کی عبارت یہ تھی:۔

......یعنی یہ خط محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول کی طرف سے رُوم کے بادشاہ ہرقل کی طرف لکھا جاتا ہے۔ جو شخص بھی خدا کی ہدایت کے پیچھے چلے اُس پر خدا کی سلامتیاں نازل ہوں۔ اس کے بعد اے بادشاہ! میں تجھے اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں (یعنی خدائے واحد اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی) اے بادشاہ! تو مسلمان ہو جا۔ تو خدا تجھے تمام فتنوں سے بچالے گا۔ اور تجھے دُہرا اجر دے گا۔ (یعنی عیسیٰؑ پر ایمان لانے کا بھی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا بھی) لیکن اگر تو نے اس بات کے ماننے سے انکار کر دیا تو صرف تیری ہی جان کا گناہ تجھ پر نہیں ہوگا بلکہ تیری رعایا کے ایمان نہ لانے کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا۔ (آخر میں قرآن شریف کی آیت درج تھی جس کے معنی یہ ہیں کہ) اے اہل کتاب! آؤ اس بات پر تو اکٹھے ہو جائیں جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہم کسی بندے کو بھی اتنی عزت نہ دیں کہ وہ خدائی صفات سے متصف کیا جانے لگے۔ اگر اہل کتاب اِس دعوتِ اتحاد کو قبول نہ کریں تو اے محمد رسول اللہ اور ان کے ساتھیو! ان سے کہہ دو کہ ہم تو خدا تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

6

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بیلجیئم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا یورپین پارلیمنٹ کی تاریخ میں دین حق کی تعلیم سے مرصع خطاب ۔ 4 دسمبر 2012ء

وہ جو اپنی زبان اور ہاتھ سے ناانصافی اور نفرت کا پرچار کرتے ہیں وہی قابل مواخذہ ہیں ۔ اس سنہرے اصول پر عمل کرنے سے کبھی مذہبی فساد پیدا نہ ہوگا

دنیا کے سب رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلیٰ ذہنی استعدادیں دی گئی ہیں اگر ان کو انسانوں کے لئے بروئے کار لائیں تو دنیا پُرامن جنت بن سکتی ہے

مغربی اور مسلم ممالک کی تفریق اور مسائل کی بنیاد صرف مذہب پر نہیں ، دراصل اس بے چینی کا ایک اہم سبب عالمی معاشی بحران ہے

یورپین یونین کا قیام ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور یورپ کی طاقت کا راز اس کے اسی طرح باہم ایک ہونے اور متحد رہنے میں ہے

کرنسی ، فری بزنس اور ٹریڈ میں تمام دنیا کو متحد ہونا چاہئے اور امیگریشن سے متعلق قابل عمل پالیسیاں بنانی چاہئیں

ویٹو پاور کا اختیار کسی بھی صورت امن قائم نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے مطابق واضح طور پر تمام ممالک برابر اور ایک سطح پر نہیں ہیں

آپ اپنے دائرہ کار میں ان معاملات پر آگاہی پیدا کرنے کے لئے کوشش کریں تا کہ دنیا کے تمام علاقوں میں دیرپا امن کا قیام ہو

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4 دسمبر 2012ء

حصہ سوم

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور یورپین پارلیمنٹ کی تاریخ میں اپنا پہلا تاریخی خطاب فرمایا۔

تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

آپ سب معزز مہمانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور امن وسلامتی نصیب ہو۔ سب سے پہلے میں اس تقریب کا انتظام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھے موقع فراہم کیا کہ میں یہاں یورپین پارلیمنٹ میں آپ سب سے مخاطب ہوسکوں۔ میں تمام وفود کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو مختلف ممالک کی نمائندگی کر رہے ہیں اور ان مہمانوں کا بھی جو بڑی تگ ودو کر کے یہاں شریک ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہ لوگ جو احمدیہ ...... جماعت سے اچھی طرح واقف ہیں، یا بعض ایسے بھی جو کم واقف ہیں اور ان کے انفرادی طور پر احمدیوں سے رابطے ہیں، وہ اس بات سے بکلی واقف ہوں گے کہ بطور جماعت ہم مسلسل دنیا کی توجہ امن کے قیام اور تحفظ عامہ کی طرف دلاتے رہتے ہیں اور یقیناً ہم اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی بساط کے مطابق کوششیں کرتے ہیں۔ احمدیہ ...... جماعت کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے جب بھی کوئی موقع بنتا ہے میں ایسے معاملات پر باقاعدگی سے بات کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ امن کے قیام اور باہمی محبت کی طرف توجہ دلاتا ہوں، یہ کوئی ایسی نئی تعلیم نہیں ہے جو کہ احمدیہ جماعت لے کر آئی ہے حالانکہ سچ تو یہ ہے کہ امن اور باہمی موافقت کا قیام بانی جماعت احمدیہ کے آنے کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک مقصد تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ہر عمل ان تعلیمات کے مطابق ہے جو بانی اسلام حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئیں۔ آنحضرت ﷺ کے 1400 سال بعد...... اللہ تعالیٰ نے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مبعوث فرمایا اور یہ بھی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔ میں آپ سب سے گزارش کرتا ہوں کہ اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں جب میں دنیا میں امن اور ہم آہنگی کے قیام کے تعلق میں (دینی) تعلیمات پیش کروں گا تو میں یہ بھی بیان کردوں کہ امن وتحفظ کے اور بہت سے پہلو ہیں، جہاں ہر ایک پہلو اپنی جگہ انفرادی طور پر اہمیت کا حامل ہے وہاں یہ بھی نہایت اہم ہے کہ کس طرح ہر ایک پہلو دوسرے پہلو سے باہمی ربط رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر معاشرہ میں امن کے قیام کا سب سے بنیادی عنصر گھریلو سکون اور ہم آہنگی ہے۔ کسی بھی گھر کی صورتحال صرف گھر تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کا مقامی علاقہ پر گہرا اثر ہوتا ہے اور پھر اس علاقہ کا اثر وسیع تر علاقہ اور شہر کے امن پر پڑتا ہے۔ اگر گھر میں بے سکونی ہو تو اس کا اثر مقامی علاقہ پر ہوگا اور پھر اس مقامی علاقہ کا اثر قصبہ یا شہر پر ہوگا۔ اسی طرح ایک شہر کی امن کی صورتحال پورے ملک کی مجموعی صورتحال پر اثر انداز ہوگی اور پھر پورے ملک کی صورتحال ریجن یا تمام دنیا کے امن وسکون کو متاثر کرے گی۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ اگر آپ امن کے صرف ایک پہلو کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں تو آپ کو دیکھنا ہوگا کہ اس کا دائرہ محدود نہیں ہے بلکہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی امن متاثر ہو وہاں دوبارہ سے امن بحال کرنے کے لئے ظاہری وجوہات اور درپردہ اصل وجوہات پر بناء کر کے مختلف حکمت عملیاں درکار ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب ہم اس بات کو ذہن میں رکھیں تو یہ واضح ہے کہ ان تمام مسائل پر تفصیلی بحث کرنا اس سے بہت زیادہ وقت چاہتا ہے جتنا وقت اب میسر ہے۔ تاہم میں کوشش کروں گا کہ چند پہلوؤں پر (دین) کی حقیقی تعلیم کا احاطہ کرسکوں۔

دور حاضر میں ہم دیکھتے ہیں کہ (دین) کے خلاف بہت سے اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں اور دنیا کی بدامنی اور فساد کا اکثر الزام مذہب کے سر تھونپا جاتا ہے۔ (دین) لفظ کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے لیکن اس حقیقت کے باوجود اس قسم کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ (دین) ایسا مذہب ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے معین راہنمائی دیتا ہے اور اس مقصد کے قیام کے لئے مختلف اصول وضع کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قبل اس کے کہ میں آپ کے سامنے (دین) کی امن پسند اور سچی تعلیمات کی ایک جھلک پیش کروں، میں اختصار کے ساتھ دنیا کی موجودہ صورتحال بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان معاملات کو پہلے ہی سے بہت اچھی طرح جانتے ہوں گے لیکن میں اس کو اجاگر کرنا چاہتا ہوں تا کہ جب میں (دین) کی حقیقی تعلیمات پیش کروں تو اس وقت یہ صورتحال آپ کے سامنے ہو۔ ہم جانتے ہیں بلکہ سب اس بات کو مانتے ہیں کہ دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے جیسا کہ جدید ذرائع آمدورفت یا میڈیا، انٹرنیٹ اور متعدد دیگر ذرائع سے ہم سب باہم ملے ہوئے ہیں۔ یہ تمام عناصر ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دنیا بھر کی قومیں اس حد تک ایک دوسرے سے قریب آچکی ہیں جتنی پہلے کبھی بھی نہ تھیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف نسلوں، مذاہب اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک ساتھ رہتے ہیں۔ یقیناً بہت سے ممالک میں ایک بڑی تعداد دوسرے ممالک سے آنے والے مہاجرین پر مشتمل ہے۔ یہ مہاجرین اس حد تک معاشرہ میں گھل مل گئے ہیں کہ اب حکومتوں کے لئے انہیں نکالنا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ تاہم اس امیگریشن کو روکنے کے لئے بہت سے اقدامات کئے جارہے ہیں اور قوانین سخت کئے جارہے ہیں لیکن پھر بھی بہت سے ایسے ذرائع ہیں جن سے ایک ملک کا شہری دوسرے ملک میں داخل ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غیر قانونی تارکین وطن کے معاملہ کو ایک طرف چھوڑ بھی دیں تب بھی متعدد بین الاقوامی قوانین موجود ہیں جو ایسے افراد کو تحفظ فراہم کرتے ہیں جو کسی وجہ سے اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہوں۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کثیر تعداد میں مہاجرین کے باعث مختلف ممالک میں بے چینی اور اضطراب بڑھ رہا ہے۔ اس چیز کی ذمہ داری دونوں فریقین، یعنی مہاجرین اور مقامی لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ ایک طرف تو بعض مہاجرین ایسے ہیں جو مقامی آبادی میں گھلنا ملنا نہیں چاہتے اور اس وجہ سے وہ مقامی افراد کے جذبات کو انگیخت کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف بعض مقامی افراد ایسے ہیں جو عدم برداشت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور آنے والوں کے لئے تنگدلی ظاہر کرتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ نفرت بڑی خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ خاص طور پر مغربی ممالک میں بعض مسلمانوں اور بالخصوص مہاجرین کے منفی رویہ کے ردعمل کے طور پر مقامی لوگوں میں اس نفرت اور دشمنی کا اظہار اسلام کے خلاف ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ردعمل اور نفرت کسی چھوٹے پیمانے پر نہیں بلکہ انتہائی وسیع پیمانے تک پھیل سکتی ہے اور پھیلتی بھی ہے، اسی وجہ سے مغربی راہنما باقاعدگی سے ان مسائل پر بات کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ جرمن چانسلر اسی وجہ سے یہ کہتی ہوئی نظر آتی ہے کہ مسلمان جرمنی کا حصہ ہیں اور وزیر اعظم برطانیہ مسلمانوں کو معاشرے میں گھلنے ملنے کی ضرورت پر زور دیتا ہوا سنائی دیتا ہے اور بعض ممالک کے راہنما تو مسلمانوں کو دھمکیاں دینے کی حد تک بھی گئے ہیں۔ داخلی مسائل کی صورتحال اگر سنگین نہ بھی سہی مگر اس حد تک ضرور خراب ہو چکی ہے کہ یہ پریشانی کا باعث بن چکی ہے۔ یہ معاملات مزید سنگینی اختیار کر سکتے ہیں اور امن کی تباہی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے کہ ایسے حالات کا اثر صرف مغرب تک محدود نہ ہوگا بلکہ اس سے تمام دنیا اور خاص کر مسلمان ممالک متاثر ہوں گے۔ اس کی وجہ سے مغربی اور مشرقی دنیا کے باہمی تعلقات سخت طور پر متاثر ہوں گے۔ لہٰذا صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ تمام فریق باہم مل کر کوشش کریں۔ حکومتوں کو ایسی پالیسیاں ترتیب دینی چاہئیں جن سے باہمی احترام کو فروغ اور تحفظ ملے اور جن پالیسیوں سے دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہو یا کسی طور نقصان پہنچتا ہو ایسی پالیسیاں یکسر ختم ہونی چاہئیں۔ جہاں تک مہاجرین کا تعلق ہے انہیں بخوشی نئے معاشرے میں ہم آہنگ ہونا چاہئے اور مقامی افراد کو چاہئے کہ وہ نئے آنے والوں کے لئے اپنے دل کھولیں اور برداشت اپنائیں۔ مزید یہ کہ مسلمانوں کے خلاف پابندیاں لگانے سے امن حاصل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ صرف یہ پابندیاں لوگوں کے ذہنوں اور تصورات کو تبدیل نہیں کر سکتیں۔ یہ صرف مسلمانوں سے متعلق نہیں ہے بلکہ جب کبھی بھی کسی شخص کو مذہبی یا اعتقادی طور پر زبردستی دبایا جاتا ہے تو اس کا منفی ردعمل ظاہر ہوتا ہے جو کہ امن کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ بعض ممالک میں بالخصوص مقامی افراد اور مسلمان مہاجرین کے مابین لڑائی جھگڑے بڑھ رہے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ دونوں اطراف عدم برداشت پائی جاتی ہے اور ایک دوسرے کو جاننے میں ایک قسم کی روک مانع ہے۔ یورپ کے راہنماؤں کو یہ جاننا چاہئے کہ یہ ایک حقیقت ہے اور اس بات کا احساس کریں کہ بین المذاہب ہم آہنگی اور برداشت پیدا کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ یہ اس لئے بھی ناگزیر ہے تا کہ ہر یورپین ملک کے درمیان اور خاص کر یورپین ممالک اور مسلم ممالک کے درمیان خیر خواہی کی فضا قائم ہو اور تا کہ دنیا کا امن تباہ نہ ہو۔ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کی تفریق اور مسائل کی بنیاد صرف مذہب اور دینی اعتقادات پر نہیں اور یہ صرف مغربی اور مسلم ممالک کے درمیان اختلافات کا سوال نہیں ہے بلکہ درحقیقت اس بے چینی کا ایک اہم سبب عالمی معاشی بحران ہے۔ دراصل جب یہ موجودہ معاشی بحران یا Credit Crunch نہیں تھا تو کسی کو پرواہ بھی نہیں تھی کہ مسلم، غیر مسلم یا افریقن مہاجرین اس کثرت سے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن اب صورتحال مختلف ہے اور اسی صورتحال نے اس تمام تناظر کو جنم دیا ہے۔ اس (معاشی بحران) نے یورپین ممالک کے باہمی تعلقات کو بھی متاثر کیا ہے اور یورپین ممالک اور قوموں کے مابین غصہ اور ناراضگی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ مایوسی کی یہ حالت ہر طرف نظر آتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یورپین یونین کا قیام یورپین ممالک کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے کیونکہ یہ تمام براعظم کو متحد کرنے کا ذریعہ ہے اور آپ سب کو اس اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ عوام الناس کی پریشانیوں اور خوف کا ہر حال میں ازالہ ہونا چاہئے۔ ایک دوسرے کے معاشرے کا تحفظ کرنے کے لئے ہمیں ایک دوسرے کے جائز اور منصفانہ مطالبات بخوشی قبول کرنے چاہئیں اور ہر ملک کے لوگوں کے مطالبات یقیناً جائز اور منصفانہ ہی ہونے چاہئیں۔ یاد رکھیں کہ یورپ کی طاقت کا راز اس کے اسی طرح باہم ایک ہونے اور متحد رہنے میں ہے۔ ایسا اتحاد نہ صرف آپ کو یہاں یورپ میں فائدہ دے گا بلکہ عالمی سطح پر بھی اس براعظم کو اپنی مضبوطی اور اثر ورسوخ قائم رکھنے میں مدد ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام دنیا باہم ایک ہو جائے۔ **کرنسی کے معاملہ پر ساری دنیا کو متحد ہونا چاہئے، فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی تمام دنیا کو متحد ہونا چاہئے** اور Freedom of Movement اور امیگریشن کے متعلق ٹھوس اور قابل عمل پالیسیاں بنانی چاہئیں تا کہ دنیا باہم متحد ہو جائے۔ درحقیقت ممالک کو ایک دوسرے سے تعاون کے مواقع تلاش کرنے چاہئیں تا کہ تفریق کو اتحاد میں بدلا جاسکے۔ اگر یہ اقدامات کئے جائیں گے تو جلد ہی موجودہ جھگڑے ختم ہو جائیں گے اور ان کی جگہ امن اور باہمی احترام کا بول بالا ہوگا بشرطیکہ حقیقی انصاف کا قیام ہو اور ہر ملک اپنی ذمہ داری کا احساس کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے، گو یہ اسلامی تعلیم ہے، لیکن اسلامی ممالک آپس میں اتحاد قائم کرنے کے قابل نہیں ہو سکے۔ اگر یہ باہم تعاون کرنے اور اتحاد قائم کرنے کے قابل ہو جاتے تو مسلمان ممالک کو اپنی ضروریات اور مسائل کے حل کے لئے مسلسل مغربی امداد پر انحصار نہ کرنا پڑتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان الفاظ کے ساتھ میں اب دنیا میں دیرپا امن کے قیام کے لئے حقیقی اسلامی تعلیم پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اسلام کی سب سے بنیادی تعلیم یہ ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر امن پسند محفوظ ہو۔ یہ مسلمان کی وہ تعریف ہے جو بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے خود بیان فرمائی ہے۔ کیا اس بنیادی اور خوبصورت اصول کو سننے کے بعد بھی کوئی اعتراض اسلام پر اٹھ سکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ وہ جو اپنی زبان اور ہاتھ سے ناانصافی اور نفرت کا پرچار کرتے ہیں، وہی قابل مواخذہ ہیں۔ چنانچہ مقامی سطح سے لے کر عالمی سطح تک اگر تمام فریق اس سنہرے اصول کی پابندی کرنے لگیں تو ہم دیکھیں گے کہ کبھی بھی مذہبی فساد پیدا نہ ہوگا اور کبھی بھی سیاسی مسائل پیدا نہ ہوں گے اور نہ ہی لالچ اور اقتدار کی ہوس کے باعث فساد پیدا ہوگا۔ اگر اسلام کے یہ سچے اصول اپنا لئے جائیں تو ممالک میں عوام الناس ایک دوسرے کے حقوق اور جذبات کا خیال رکھیں گے، حکومتیں تمام شہریوں کے تحفظ کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کریں گی اور عالمی سطح پر ہر ایک قوم سچی ہمدردی اور محبت کے جذبہ کے تحت ایک دوسرے سے مل جل کر کام کرے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور کلیدی اصول جس کی اسلام تعلیم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ امن قائم کرنے کی کوشش میں یہ ضروری ہے کہ کوئی فریق کسی بھی طور فخر اور تکبر کے جذبات کا اظہار ہرگز نہ کرے اور آنحضرت ﷺ نے عملی طور پر بڑے شاندار انداز میں کر کے بھی دکھا دیا جب آپ ﷺ نے وہ مشہور کلمات ادا کئے کہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے۔ نہ ہی یورپین قوم دیگر قوموں سے اعلیٰ یا افضل ہیں اور نہ ہی افریقن، ایشین اور دنیا کے کسی بھی علاقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ کسی دوسرے سے افضل ہیں۔ قومیتوں، رنگوں اور نسلوں کا اختلاف صرف اور صرف شناخت اور پہچان کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سچ تو یہ ہے کہ جدید دنیا میں ہم سب ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ یہاں تک کہ آج کی عالمی طاقتیں یورپ اور امریکہ وغیرہ کسی طور بھی دوسروں سے منقطع ہو کر گزارہ نہیں کر سکتیں، افریقن ممالک بھی کسی طور دیگر ممالک سے الگ ہو کر اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتے اور ترقی حاصل کرنے کی امید نہیں کر سکتے اور یہی حال ایشین ممالک اور دنیا کے کسی بھی حصہ سے تعلق رکھنے والوں کا ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ اپنی معیشت کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو لازمی طور پر عالمی تجارت میں حصہ لینا ہوگا۔ اس بات کی واضح مثال کہ کس طرح دنیا باہم ایک دوسرے سے منسلک ہے، یہ ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے یورپین معاشی بحران یا عالمی معاشی بحران نے دنیا کے کم و بیش ہر ملک کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ مزید یہ کہ ممالک کا سائنس کے میدان میں ترقی کرنا یا دیگر شعبوں میں مہارت حاصل کرنا اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ باہمی تعاون کریں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا کے رہنے والے چاہے وہ افریقہ، یورپ، ایشیا یا کسی بھی علاقہ سے تعلق رکھتے ہوں، ان سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلیٰ ذہنی استعدادیں عطا کی گئی ہیں۔ اگر تمام لوگ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بہترین انداز میں بروئے کار لائیں تو یہ دنیا پُرامن جنت بن سکتی ہے۔ تاہم اگر ترقی یافتہ قومیں دیگر کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک کا استحصال کریں اور ان قوموں کے زرخیز ذہنوں کو ترقی کے مواقع فراہم نہ کریں تو پھر اس میں کوئی شک نہیں کہ اضطراب پھیلے گا اور بے چینی عالمی امن اور تحفظ پر غالب آجائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امن کو فروغ دینے کے لئے اسلام کا ایک اور

سنہرا اصول یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق تلف کئے جارہے ہوں تو ہم اس بات کو ہرگز برداشت نہ کریں۔ جس طرح ہم اپنی حق تلفی ہوتی نہیں دیکھ سکتے اسی طرح ہمیں دوسروں کے لئے بھی اس چیز کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ جہاں سزا دینی پڑے وہاں یہ خیال رکھا جائے کہ یہ سزا اصل قصور سے ضرور مناسبت رکھتی ہو تاہم اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو تو معاف کرنے کو ترجیح دینی چاہئے اور اصل اور بنیادی مقصد اصلاح، مفاہمت اور دیرپا امن کا قیام ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاہم درحقیقت جو آجکل ہو رہا ہے، اگر کوئی شخص بدی یا ناانصافی کرتا ہے تو متاثرہ شخص اس سے ایسا انتقام لینے کا خواہشمند ہوتا ہے جو بالکل بھی اصل قصور سے مناسبت نہیں رکھتا اور اصل ناانصافی سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بعینہ وہی صورتحال ہے جو ہم آج فلسطین اور اسرائیل کے مابین بڑھتے ہوئے تنازعہ میں دیکھ رہے ہیں۔ شام، لیبیا اور مصر میں حالات کی کشیدگی پر اہم طاقتوں نے بڑا کھل کر غم وغصہ اور تشویش کا اظہار کیا ہے، حالانکہ کہا جاتا ہے کہ یہ درحقیقت ان ممالک کے داخلی مسائل تھے، لیکن فلسطینیوں کے معاملہ پر ایسا لگتا نہیں کہ یہ طاقتیں کوئی تشویش رکھتی ہیں یا اس جتنی تشویش رکھتی ہیں۔ اس قسم کے دوغلے معیار مسلمان ممالک کے لوگوں کے دلوں میں دنیا کی اہم طاقتوں کے خلاف رنجشیں اور کینہ کو بڑھا رہے ہیں۔ یہ غصہ اور دشمنی انتہائی خطرناک ہے اور کسی بھی وقت کسی ہولناک منظر کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ترقی پذیر ممالک میں کیا کیا نقصان ہو جائے گا؟ کیا وہ زندہ بھی رہ پائیں گے؟ ترقی یافتہ ممالک کتنے متاثر ہوں گے؟ یہ صرف خدا ہی جانتا ہے۔ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا اور کوئی شخص بھی اس بات کا جواب نہیں دے سکتا۔ جو بات ہمیں معلوم ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کا امن بہرحال تباہ ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بات بھی واضح رہے کہ میں کسی ایک ملک کے حق میں بات نہیں کر رہا جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ **ہر قسم کا ظلم وستم، جہاں کہیں بھی ہو، قطع نظر اس کے کہ اس ظلم کا ارتکاب فلسطینیوں کی طرف سے ہو یا اسرائیلیوں کی طرف سے یا دنیا کے کسی بھی ملک کی جانب سے، ہر حال میں اس کا خاتمہ ہونا چاہئے** اور اسے بند ہونا چاہئے۔

مظالم کو بند ہونا چاہئے کیونکہ اگر انہیں پھیلنے دیا جائے تو نفرت کے شعلے لازماً تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور پھر یہ نفرت اس حد تک بڑھ جائے گی کہ دنیا حالیہ معاشی بحران سے پیدا ہونے والے مسائل کو بھی بھول جائے گی اور اس کی جگہ پہلے سے بھی بڑھ کر ہولناک صورتحال کا سامنا ہوگا۔ اس قدر جانیں ضائع ہوں گی کہ ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ پس یہ یورپین ممالک، جو دوسری جنگ عظیم میں بڑے نقصان دیکھ چکے ہیں، ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماضی کے تجربے سے سبق حاصل کریں اور دنیا کو تباہی سے بچائیں۔ ایسا کرنے کے لئے انہیں انصاف کے تقاضے پورے کرنا ہوں گے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام اس بات پر بہت زور دیتا ہے کہ ہمیشہ کھرا اور منصفانہ عمل رکھا جائے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ ترجیح دیتے ہوئے کسی بھی فریق کا ناجائز ساتھ نہ دیا جائے۔ ہونا یہ چاہئے کہ برا عمل کرنے والے کو معلوم ہو کہ اگر وہ کسی ملک سے ناانصافی کا سلوک کرنے کی کوشش کرے گا تو قطع نظر اس سے کہ اس کا کیا مقام اور کیا رتبہ ہے، عالمی برادری اسے ایسا ہرگز نہ کرنے دے گی۔ اگر اقوام متحدہ کے ممبر ممالک، وہ ممالک جو یورپین یونین سے مستفید ہوتے ہیں اور وہ ممالک جو بڑی طاقتوں کے زیر اثر ہیں اور غیر ترقی یافتہ ممالک بھی، اس اصول کو اختیار کرلیں تو صرف اسی صورت میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ اگر صرف وہ ممالک جو اقوام متحدہ میں ویٹو پاور رکھتے ہیں اس بات کو سمجھ جائیں کہ ان سے بھی ان کے اعمال کی جواب طلبی کی جائے گی تو حقیقی طور پر انصاف قائم ہوسکتا ہے۔ درحقیقت میں اس سے ایک قدم اور آگے جاؤں گا کہ **ویٹو پاور کا اختیار کسی بھی صورت امن قائم نہیں کرسکتا** کیونکہ اس کے مطابق واضح طور پر تمام ممالک برابر اور ایک سطح پر نہیں ہیں۔ یہ بات میں نے سال کے آغاز میں امریکہ کے اہم راہنماؤں اور پالیسی میکرز سے Capitol Hill میں خطاب کرتے ہوئے بھی کہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم اقوام متحدہ کی ووٹنگ کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ ویٹو پاور کا استعمال صرف ان کے حق میں نہیں ہوا جن پر ظلم کیا گیا اور جو سیدھی راہ پر گامزن تھے بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مواقع پر ویٹو پاور کا غلط استعمال بھی کیا گیا اور ظلم ختم کرنے کی بجائے ظالم کی مدد کی گئی۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو ڈھکی چھپی ہو یا جس کا کسی کو علم نہ ہو بلکہ بہت سے مبصرین اس بارے میں کھل کر اظہار خیال کرتے ہیں اور لکھتے رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کی ایک اور خوبصورت تعلیم یہ ہے کہ معاشرہ میں امن کا قیام اس بات کا متقاضی ہے کہ اپنے غصہ کو ایمانداری اور انصاف کے اصولوں پر حاوی ہونے کی بجائے ضبط کیا جائے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ حقیقی مسلمان ہمیشہ اس اصول پر کاربند رہے اور جنہوں نے اس اصول کی پابندی نہیں کی ان پر آنحضرت ﷺ نے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اس کے باوجود بدقسمتی سے آج ایسی صورتحال نہیں ہے۔ ایسے واقعات دیکھنے میں آتے ہیں کہ فوجیں اور سپاہی جو امن کے قیام کے لئے بھجوائی جاتی ہیں وہ ایسے کام کرتے ہیں کہ جو ان کے مقاصد سے سراسر مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض ممالک میں باہر سے آئے ہوئے فوجیوں نے مخالفین کی لاشوں سے انتہائی توہین آمیز سلوک کیا۔ تو کیا اس طریق سے امن قائم ہوسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایسے سلوک کا ردعمل پھر متاثرہ ملک تک محدود نہیں رہتا بلکہ تمام دنیا میں اس کا اظہار ہوتا ہے اور ظاہری بات ہے کہ اگر مسلمانوں سے برا سلوک کیا گیا ہو تو مسلمان انتہا پسند اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دنیا کا امن برباد ہو جاتا ہے۔ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ امن صرف اس صورت قائم ہوسکتا ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی اس طریق پر مدد کی جائے کہ جس میں کسی فریق کی طرفداری نہ ہو، کوئی مذموم مقصد نہ ہو اور ہر قسم کی دشمنی سے پاک ہو۔ امن تب قائم ہوتا ہے جب تمام فریقوں کو یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چونکہ وقت محدود ہے اس لئے میں صرف ایک اور بات بیان کروں گا کہ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ دوسروں کی دولت اور ذرائع پر حاسدانہ نظر نہ رکھی جائے۔ ہمیں دوسروں کی املاک کی حرص نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ بھی امن کی تباہی کا باعث ہے۔ اگر امیر ممالک اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کم ترقی یافتہ ممالک کے ذرائع

خطیب جہاں اور یورپین یونین

عبقری لوگ تھے اور چنیدہ سبھی
با ادب صف بہ صف یورپی یونین

گر رہے تھے خطابت کے دُرِّ عدن
چن رہی تھی صدف یورپی یونین

اک طرف تھا خطیبِ جہاں بولتا
سنتی تھی اک طرف یورپی یونین

خوبیاں ان کی، کوتاہیاں بھی بیاں
گفتگو کا ہدف یورپی یونین

سن کے حیران تھی ساتھ تقریر کے
جو دلائل تھے لف یورپی یونین

جس کے آہنگ سے قدسیؔ سبھی چُور تھے
سن رہی تھی وہ دف یورپی یونین

عبدالکریم قدسی

پرنظر رکھیں گے اوران کوحاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو طبعًا بے چینی بڑھے گی۔ جہاں مناسب ہو، وہاں امیر ممالک اپنی خدمات کے صلہ میں کچھ حصہ لے سکتے ہیں جبکہ باقی ذرائع کا اکثر حصہ ان ممالک کی ترقی اور مقامی لوگوں کا معیار زندگی بڑھانے کے لئے استعمال ہونا چاہئے۔انہیں ترقی کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے اوران کے پاس اختیار ہونا چاہئے کہ وہ بھی کوشش کرکے دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کے معیار تک پہنچ سکیں کیونکہ اسی صورت امن قائم ہوسکتا ہے۔ اگر ایسے ملکوں کے راہنما ایماندار نہیں ہیں تو مغربی ممالک یا ترقی یافتہ ممالک کوازخود ایسے ملکوں کو امداد فراہم کرکے ان کی ترقی کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو کہی جاسکتی ہیں لیکن وقت کی کمی کے باعث میں جو بیان کر چکا ہوں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ یقیناً جو میں نے بیان کیا ہے وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی عکاسی کرتا ہے۔ یہاں آپ کے ذہنوں میں ایک سوال اٹھ سکتا ہے اس لئے میں پہلے ہی اس کا جواب دے دوں، وہ یہ کہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہی اسلام کی سچی تعلیمات ہیں تو...... مسلمان دنیا کے عمل میں فرق اور تضاد کیوں دیکھتے ہیں۔ اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں جب میں نے ایک مصلح کے آنے کی ضرورت بیان کی تھیں جو کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ احمدیہ...... جماعت کے سربراہ ہیں۔ ہم احمدیہ...... جماعت سے تعلق رکھنے والے اس سچی تعلیم کو جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں آپ سب سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ اپنے دائرہ کار میں ان معاملات پر آگاہی پیدا کرنے کے لئے کوشش کریں تاکہ دنیا کے تمام علاقوں میں دیرپا امن کا قیام ہو۔ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو دنیا کا کوئی بھی حصہ جنگ کی ہولناکیوں اور تباہ کن اثرات سے محفوظ نہ رہے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے لوگوں کو توفیق دے کہ وہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے وہ اپنے ذاتی مفادات اور خواہشات سے باہر نکلیں۔ یہ مغرب کی ترقی یافتہ قومیں ہیں جو آج کی دنیا میں زیادہ اقتدار اور طاقت رکھتے ہیں، اس لئے باقی قوموں کی نسبت یہ آپ کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر ان انتہائی اہم امور کی طرف توجہ دیں۔

آخر پر میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنا وقت نکال کر میری باتیں سننے کے لئے تشریف لائے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔

سندر سندر روپ ہے جس کا پیارا پیارا ناؤں
سارے دھندے چھوڑ چھاڑ کے چلئے اس کے گاؤں

دور دور کے دیس سے پریمی جتھے بن بن آئیں
راہ میں کھڈے ڈالے جائیں چپل اور کھڑاؤں

ان کوچوں کی مٹی مجھ کو سونے جیسی لاگے
جس مٹی نے میرے پی کے چوم لئے تھے پاؤں

سڑتی دھوپ میں جلنے والو اس بستی میں آؤ
جلتے بلتے تن من کو یہ دیوے ٹھنڈی چھاؤں

مجھ جیسی کمزور بھی یاں تو بن جائے رندھیر
چلتے چلتے ان گلیوں میں تھکتے ناھیں پاؤں

اس نگری میں آ کے سب کی تھکناں ہوویں دُور
چاہے چل کے آئیں وہ کتنے ہی کوس، گھماؤں

میرا مالک ایک ہی چال میں مات سبھوں کو دیوے
بیری سارے چلتے جائیں اپنے اپنے داؤں

جس نے پاک نبی جیؐ بھیجے پاک مسیحا بھیجا
کاش کہ میرا باقی جیون کر لے اپنے ناؤں

صاحبزادی امۃ القدوس

صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حجاجؓ بن علاط السلمی

چونکہ ان کا ایک مکان مدینے میں تھا اس لئے آپ کو مدنی بھی کہا جاتا تھا۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک دفعہ مکے آئے اور احباب کے ساتھ ایسی جگہ قیام کیا جو آسیب زدہ کہلاتی تھی۔ رات کو انہوں نے کسی شخص کو قرآن حکیم کی چند آیات پڑھتے سنا۔ دوسری صبح جب کفار قریش سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا یہ سب کیا دھرا محمد کا ہے جو خود کو پیغمبر کہتا ہے۔ چنانچہ آپ حاضر خدمت ہوئے اور مسلمان ہوگئے۔ غزوۂ خیبر میں شریک تھے۔ آپ کا شمار امراء میں ہوتا تھا۔

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

ٹیک لکڑی اور دیمک

ٹیک (Teak) ایک عمارتی لکڑی ہے۔ ٹیک کا سب سے بڑا پیداواری ملک برما ہے۔ اس کے بعد ہندوستان، تھائی لینڈ اور سری لنکا میں ٹیک کی پیداوار ہوتی ہے۔ ہندوستان میں تقریباً دو ہزار سال سے اس کا استعمال کیا جارہا ہے۔ ٹیک کی سب سے اہم صفت ایک ماہر کے الفاظ میں اس کی غیر معمولی طویل عمر (Extra Ordinary Durability) ہے۔ ہزار سال پرانی عمارتوں میں بھی ٹیک کی لکڑی کے بیم اچھی حالت میں پائے گئے ہیں۔ یہ قدیم زمانہ میں کشتی اور پل وغیرہ اکثر اسی لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔

ٹیک کی لکڑی کے دیرپا ہونے کا خاص سبب یہ ہے کہ عام لکڑیوں کی طرح، اس میں دیمک نہیں لگتا۔ دیمک لکڑی کا دشمن ہے۔ دیمک لگنے کے بعد کوئی لکڑی دیر تک صحیح حالت میں باقی نہیں رہتی مگر ٹیک کے لئے دیمک کا خطرہ نہیں۔ اس لئے اس کی دیرپائی کو کوئی چیلنج کرنے والا بھی نہیں۔ ٹیک کی وہ کونسی صفت ہے جس کی بناء پر وہ دیمک کے خطرے سے محفوظ رہتی ہے۔ اس کی وجہ بالکل سادہ ہے۔ ٹیک کی لکڑی میں ایک قسم کا کڑوا ذائقہ ہوتا ہے اور یہ ذائقہ دیمک کو پسند نہیں۔ لکڑی ہی دیمک کی خوراک ہے۔ مگر ٹیک کی لکڑی استثنائی طور پر دیمک کے ذائقہ کے مطابق نہیں اس لئے اس کو اپنی خوراک نہیں بناتا۔ قدرت نے ٹیک کے اندر ایک ایسی صفت پیدا کر دی ہے جس کے نتیجہ میں دیمک اپنے آپ اس سے دور ہو جائے۔ درختوں کی وجہ سے گرمیوں میں جہاں سایہ کی نعمت میسر ہوتی ہے۔ وہاں درختوں کی بہتات کی وجہ سے بارشوں کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں اور یوں درخت موسم کو خوشگوار بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن کریم

مکرم فضل الٰہی طاہر صاحب فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ سبیکہ مسرور بنت مکرم مسرور احمد کاشف صاحب نے پانچ سال 9 ماہ کے عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں عزیزہ سبیکہ کی تقریب آمین مورخہ 29۔ اکتوبر 2012ء کو ربوہ میں منعقد کی گئی جس میں حافظ مصور احمد ظفر صاحب نے بچی سے ناظرہ قرآن سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم لطیف احمد طاہر صاحب آف مغلپورہ کی نواسی، ننھیال کی طرف سے رفیق حضرت مسیح موعود حضرت مولوی فتح دین صاحب آف دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کی نسل سے اور ددھیال کی طرف سے حضرت میاں کریم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف ننگل کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی نور سے منور کرے اور اس کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب میڈیا کمپلیکس جی ایٹ مرکز اسلام آباد لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ماریہ صدف صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالسلام منیر صاحب ربوہ سے مبلغ 5 لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے مورخہ 15 دسمبر 2012ء کو گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے خیروبرکت کا موجب بنائے نیز ہماری اولاد در اولاد ہمیشہ خلافت سے وابستہ اور اس پر دل وجان سے فدا ہونے والی ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر احمد جاوید صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ کہ میرے بھائی مکرم شیخ ادریس احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ بعارضہ قلب اور جوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں ابھی مزید ٹیسٹ ہونے ہیں احباب جماعت سے کامل وعاجل شفاء کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم سید حنیف احمد قمر صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ سیدہ طالعہ ظفرین صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے 9 دسمبر 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرم سید اسامہ بن عاطف صاحب جرمنی ابن مکرم سید عاطف حسین شاہ صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر کیا۔ دلہن مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب آف معین الدین پور ضلع گجرات کی پوتی اور مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب ماڈل کالونی کراچی کی نواسی ہے۔ دلہا ننھیال کی طرف سے حضرت سید ناظر حسین صاحب، حضرت میر سید حامد حسین صاحب اور حضرت سید فضیلت حسین صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک فرمائے نیز نیک اور صالح نسلوں کا امین بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرمہ آصفہ مشہود صاحبہ اہلیہ مکرم مشہود احمد صاحب مرحوم دارالصدر غربی لطیف ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میری بیٹی مکرمہ سندس احمد صاحبہ کی شادی 3 نومبر 2012ء کو مکرم سلیم احمد صاحب سافٹ ویئر پروفیشنل کے ساتھ بخیروخوبی سرانجام پائی۔ شادی کی بابرکت تقریب کے موقعہ پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم رشید احمد صاحب اور مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ مدیرہ مصباح کا بیٹا، دلہا مکرم چوہدری محمد خان صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب سابق انچارج خلافت لائبریری کا نواسہ ہے۔ دلہن مکرم غلام مصطفیٰ صادق صاحب سابق افسر امانت تحریک جدید کی پوتی اور مکرم محمد اسحٰق خان صاحب لاہور کی نواسی ہے۔ احباب درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے انتہائی بابرکت اور ثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

اعزاز

مکرم محمد عامر ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع بھکر تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے ضلع کے نہایت محنتی اور ہونہار طالب علم توقیر احمد وقف نو ولد مکرم چوہدری لیاقت علی دلشاد صاحب آف بھکر جو کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور میں سال اول کے طالب علم ہیں کو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے منعقدہ 18 دسمبر 2012ء کو ٹاپرز کنونشن 2012ء کی تقریب میں انٹرمیڈیٹ سرگودھا بورڈ کے میڈیکل گروپ (بوائز) میں اول آنے والے پر انعام سے نوازا۔ اس سے قبل بورڈ کے نتائج کے اعلان کے موقع پر صوبائی وزیر احمد علی اولکھ صاحب نے ایک تقریب میں توقیر احمد کو گولڈ میڈل اور نقد انعام سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام اعزازات بابرکت فرمائے عزیزم کی صحت وسلامتی اور اعلیٰ کامیابیوں کیلئے احباب دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم کاشف بشیر صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 4 دسمبر 2012ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے لڑکے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام توصیف احمد کاشف عطا فرمایا ہے اور تحریک وقف نو میں منظور فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر حسین تنویر صاحب سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد کا پوتا اور مکرمہ نسرین فاروق صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ اہلیہ مکرم فاروق احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی دے۔ خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب سیکرٹری وصایا ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ عتیقہ کاہلوں صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری وسیم اللہ کاہلوں صاحب دارالصدر غربی ربوہ حال امریکہ کو ایک بیٹے کے بعد مورخہ 19 نومبر 2012ء کو بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حدیقہ کاہلوں تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم چوہدری شکر اللہ کاہلوں صاحب دارالصدر غربی حال کینیڈا کی پوتی، والدہ کی طرف سے چوہدری سراج الدین باجوہ صاحب مرحوم کتھووالی ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم نومولودہ کو صحت وتندرستی والی درازی عمر عطا فرمائے نیز خوش قسمت نیک، دین کی خادمہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

کیلنڈر 2013ء

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے گزشتہ برسوں کی طرح اس دفعہ بھی نئے سال 2013ء کا دیدہ زیب، چار رنگوں میں آرٹ پیپر پر کیلنڈر طبع کیا ہے۔ چھ صفحات پر مشتمل اس کیلنڈر کا عنوان حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ پہلے صفحہ پر آیات قرآنیہ اور حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ میں سے درود بھیجنے کے حوالے سے ایک شعر درج کیا گیا ہے۔ دوسرے صفحہ پر احادیث نبویہ اور آنحضرت ﷺ کے تمام خلقت پر اپنے کمال، جمال اور جلال کے ساتھ فوقیت لے جانے کے بارے میں اسی عربی قصیدہ سے ایک شعر درج ہے۔ تیسرے صفحہ پر حضرت مسیح موعود کے آنحضرت ﷺ کی مدح میں ارشادات اور درثمین فارسی کے دو اشعار درج کئے گئے ہیں۔ چوتھے صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے آنحضرت ﷺ کے بارے میں ارشادات، درثمین فارسی کا شعر

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم

شامل کیا گیا ہے۔ پانچویں صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات اور کلام محمود میں سے

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے

کی نظم کے دو اشعار آویزاں کئے گئے ہیں۔ چھٹے اور آخری صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آنحضرت ﷺ کے بارے میں ارشاد اور درثمین میں سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

شامل اشاعت ہے۔ ان بابرکت تحریرات کے ساتھ ہر صفحہ پر دو مہینوں کی تواریخ جلی فونٹ میں اور صفحہ کے زیریں حصہ میں ربوہ کے حوالے سے چند اہم فون نمبرز بھی موجود ہیں۔ اس خوبصورت کیلنڈر 2013ء کی طباعت پر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ یہ کیلنڈر سال کے ہر دن آپ کو درود شریف پڑھنے کی یاد دلاتا رہے گا۔

(ایف شمس)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

مکرم فرید احمد بھٹی صاحب

کنشاسا کونگو میں قرآن کریم کی نمائش

جماعت احمدیہ کنشاسا کونگو کو مورخہ 3 ستمبر 2012ء کو دارالحکومت کنشاسا میں قرآن کریم اور دیگر جماعتی کتب کی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔اس نمائش کا افتتاح محترم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مربی انچارج کونگو نے دعا سے کروایا اس نمائش میں قرآن کریم کے مختلف جماعتی تراجم، کتب تفاسیر، کے علاوہ تقریباً چارسو جماعتی کتب، فرنچ، لنگالا، چلوبہ، سواحیلی، کیکونگو، (مقامی زبانیں) کے علاوہ عربی، انگلش، اُردو زبان کی کتب نمائش رکھی گئی تھیں۔

اس نمائش کے زائرین میں مفت تقسیم کی غرض سے فرنچ زبان میں شائع شدہ پمفلٹ جس میں جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف تھا رکھے گئے تھے۔ قرآنی آیات مع فرانسیسی ترجمہ، احادیث مبارکہ بابت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات بابت قرآن اور قرآنی تعلیمات کے تیار شدہ خوبصورت اور دیدہ زیب فلیکسز بھی خاص توجہ کا مرکز رہے۔

خلفائے احمدیہ کی تصاویر اور حضرت مسیح موعود کی ایک بڑی تصویر بھی نمائش میں رکھی گئی تھیں، نمائش کے مرکزی دروازہ پر بڑے بینرز آویزاں کئے گئے تھے جن میں کلمہ طیبہ، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، اور خوش آمدید تحریر تھا، جو چند لمحوں کیلئے ہر راہگیر کے قدم کچھ دیر کیلئے روک دیتے تھے۔ یہ نمائش 19 دن جاری رہی۔

نمائش میں رجسٹر آراء اور تاثرات بھی رکھا گیا تھا جس میں سے چند آراء درج ذیل ہیں:

نمائش بہت عمدہ ہے یہ بہترین طریقہ ہے دین حق کی خوبصورت تعلیم دوسروں تک پہنچانے کا جماعت احمدیہ کو اس کے انعقاد پر بہت بہت مبارک باد ہو ہم بہت خوش ہیں، جس طریق پر آپ نے قرآن کی نمائش منعقد کی۔

زائرین ہر روز صبح سے شام تک اس نمائش کو دیکھنے کے لیے آتے رہے اور قرآنی تعلیمات اور جماعت سے آگاہی حاصل کرتے رہے، اس نمائش کو مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 1 ہزار 600 افراد نے مشاہدہ کیا۔ اس نمائش کے ذریعہ مختلف عناوین کے تحت شائع شدہ جماعتی پمفلٹ تقسیم کیے گئے جن کی تعداد 7 ہزار 500 تھی۔ اس کے علاوہ 55 ہزار فرانک کی جماعتی کتب بھی فروخت کی گئیں۔

اس نمائش کو دیکھ کر جن احباب کو جماعت کے عقائد جانچنے کا موقع ملا ان میں سے پانچ سعید روحیں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں۔

مورخہ 20 ستمبر کو مکرم عمرابدان صاحب نائب امیر اول کونگو کنشاسا نے نمائش کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس طرح یہ نمائش اختتام کو پہنچی۔ اس موقع پر مقامی tv چینل Horizon 33 کے صحافی بھی موجود تھے جنہوں نے اس نمائش کو خبر نامہ میں نمایاں کوریج دی اور اس کے انعقاد کو سراہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نمائش کے بہترین، شیریں اور مبارک ثمرات عطا فرمائے اور جماعت کونگو کو دین حق کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے بہترین مقبول خدمات کی توفیق دے۔

تعطیل

مورخہ 25 دسمبر 2012ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

خبریں

گاڑیوں میں سگریٹ پر پابندی کا مطالبہ

برطانوی سائنسدانوں کی جانب سے گاڑی میں سگریٹ نوشی پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ برطانیہ میں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ گاڑی میں شیشے اتار کر بھی سگریٹ نوشی کے باعث آلودگی سرکاری طور پر محفوظ سطح سے بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ گاڑی میں بیٹھا بچہ اس سے شدید متاثر ہوتا ہے۔ برطانوی میڈیکل ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا ہے کہ تمام گاڑیوں میں تمباکو نوشی کو ممنوع قرار دیا جائے۔ یاد رہے کہ اس وقت برطانیہ میں گاڑی میں تمباکو نوشی کی اجازت ہے۔

نیند کی کمی سے کینسر کے امکانات

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ روزانہ سات گھنٹے سے کم سونے والی خواتین کو کینسر لاحق ہونے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق کینسر سے بچاؤ کیلئے باقاعدہ جسمانی سرگرمیاں ضروری ہیں تاہم مناسب نیند نہ لینے سے اس مہلک بیماری میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے متحرک خواتین کیلئے روزانہ کم از کم سات گھنٹے سونا ضروری ہے تاہم عمر کے مختلف ادوار میں اس دورانیے میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

بیگ نما کشتی تیار

امریکی شہر سان فرانسسکو میں ایک آرٹسٹ نے ایسی کشتی تیار کی ہے جسے بیگ کی شکل میں تبدیل کر کے کہیں بھی اپنے ساتھ لے جایا جا سکتا ہے۔ ان خصوصیات کی بدولت جہاں ساحل نظر آئے اس بیگ کو کندھے سے اتاریں، کھولیں اور سیٹ کرنے کے بعد 12 فٹ لمبی کشتی میں تبدیل کر کے پانی میں اتار کر سیر پر نکل جائیں۔ 25 پونڈ وزنی اس فولڈنگ کشتی کو دوبارہ بیگ میں تبدیل کرنا بھی ممکن ہے جو کہ ایسے مہم جو افراد کیلئے تیار کی گئی ہے جنہیں ایڈونچرز کے دوران دریا اور سمندر عبور کرنے کیلئے کوئی ذریعہ نہ مل پائے تو یہ ان کے مسئلے کو حل کر دے گی۔

پستہ کا استعمال بلڈ پریشر اور دل کیلئے مفید

امریکی سائنسدانوں نے کہا ہے کہ پستہ کا استعمال بلڈ پریشر اور حرکت قلب کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔ دن میں مٹھی بھر پستہ کھانے سے زبردست محنت اور سخت تھکان کی وجہ سے جسم کو ہونے والے نقصان کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ امریکی یونیورسٹی کے ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ مشکل حالات میں پستہ بلڈ پریشر اور دل کی حرکت نارمل کرنے میں کافی مدد دیتا ہے۔ ایک مطالعہ میں کچھ افراد کو ایسی غذا دی گئی جس میں پستہ شامل تھا اور کچھ کو بغیر پستہ کے دی گئی جس سے یہ معلوم ہوا کہ پستہ کا استعمال کرنے والوں کے دل کی حرکت اور بلڈ پریشر بغیر پستہ غذا والوں کے مقابلے میں کہیں بہتر تھے۔

کام کے دوران چہل قدمی

ماہرین کے مطابق کام کے دوران چہل قدمی سے انسان دل کے امراض اور ذیابیطس سے محفوظ رہتا ہے۔ حالیہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کئی گھنٹے بیٹھ کر کام کرنے والے افراد دل کے امراض اور ذیابیطس کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان امراض سے بچنے کیلئے ہر 20 منٹ بعد تھوڑی چہل قدمی ضرور کرنی چاہئے۔ اس عمل سے جسم میں گلوکوز اور انسولین کی سطح کم ہوجاتی ہے جو امراض قلب اور شوگر سے محفوظ رکھنے کا باعث بنتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔دسمبر

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	5:12

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL
MILLS CORPORATION LTD
AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

وردہ فیبرکس
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: عاطف احمد رابطہ: 0333-6711362

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔
فی ڈبی -/300 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

FR-10